بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
سیفون ۴۴۹
ایل ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | ہفتہ ۱۳ رجب ۱۴۰۲ھ، ۹ ہجرت ۱۳۶۱ ہش، ۸ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ مئی / ہجرت۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ تازہ اطلاع یہ ہے کہ

"طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب جماعت التزام سے حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ ہمارا شافی مطلق رب ہمارے پیارے آقا کو جلد کامل شفا سے نوازے اور روح القدس کی تائید خاص سے نوازتا رہے۔ آمین۔

الارو (نائیجیریا) کے نواحی قصبہ "آگاشاشا" میں جماعت احمدیہ کا قیام

ایک کامیاب تبلیغی مہم کے نتیجہ میں ستر سعید روحوں نے "قبولِ حق" کا اعلان کیا

نئے احمدی احباب کی تربیت کے مناسب انتظامات کر دیئے گئے

مبلغ ایبے کوٹا سرکٹ اور احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو کے پرنسپل کی رپورٹ

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں الارو وہ بابرکت شہر ہے جہاں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء میں رونق افروز ہوئے تھے۔ تب سے وہاں تبلیغی لحاظ سے ایک نمایاں تبدیلی رونما ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے قبولِ حق کی رو چلی ہوئی ہے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل قارئین الفضل الارو کے نواح میں اجی لیٹے AJILETE نامی گاؤں میں ۹۰ خاندانوں کے قبول احمدیت کا ذکر پڑھ چکے ہیں۔ اب مبلغ ایبے کوٹا سرکٹ اور احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج الارو کے پرنسپل جناب ملک محمد اکرم نے ایک تازہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ الارو کے ایک اور نواحی قصبہ "آگاشاشا" میں نئی احمدی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جناب پرنسپل موصوف نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے کہ

مذکورہ قصبہ الارو سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں صرف ایک دوست احمدی ہیں جو الارو میں چیف مجسٹریٹ کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ ہفتہ وار رخصت گزارنے وہ اپنے قصبہ میں جاتے ہیں اور دوستوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ الارو جماعت کے بعض دوست بھی بسا اوقات ان کے ہمراہ جا کر دوستوں کو پیغام حق پہنچاتے رہتے ہیں۔ اس مقام سے چھ میل کے فاصلہ پر "اپوکیہ" (IPOKIA) میں ایک مخلص جماعت ہے جو گاہے بگاہے یہاں جلسہ کرتی رہتی تھی مگر مخالفت کی بناء پر کسی کو احمدیت قبول کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ تاہم ادھر مسلسل تبلیغ اور الارو جماعت کی طرف سے ہر جمعہ کو ریڈیو B.B.C. (VOICE OF ISLAM) کے ذریعہ لیکچرز ان دوستوں کو احمدیت کے بہت قریب لا رہے تھے۔ بالآخر چار دوستوں نے فیصلہ کیا کہ اب وقت ہے کہ احمدیت کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا جائے۔ چنانچہ ان دوستوں نے خاکسار سے رابطہ قائم کیا اور خواہش کی کہ ان کے قصبہ میں جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ تاریخ مقرر کر کے ضروری کارروائی کے بعد مذکورہ قصبہ میں جلسہ کے انعقاد کا اعلان ریڈیو سے کروا دیا گیا۔ چنانچہ ۱۱ دسمبر ۸۱ء کو IPOKIA، OTTA، ADO-ODO، OWODE اور OKE-ODAN وغیرہ جماعتوں کے دوست وقتِ مقررہ پر مذکورہ قصبہ میں پہنچ گئے۔

جلسہ قصبہ کی جامع مسجد کی محراب کی سمت کھلے لان میں کیا گیا۔ محراب کی دیوار کے ساتھ سٹیج بنا دیا گیا۔ یہ میدان سامنے سڑک سے جا ملتا ہے جس کے ساتھ ہی ویگنوں اور ٹیکسیوں کا سٹینڈ ہے۔ اور دوسری طرف قصبہ کی مارکیٹ۔ ہر دو خاصی مصروف جگہیں تھیں۔

امام مسجد سے ملاقات

خاکسار جب الارو کی جماعت کے ساتھ جلسہ گاہ میں پہنچا تو ضروری انتظامات کا جائزہ لیا۔ بعدہٗ فیصلہ کیا گیا کہ جامع مسجد کے امام سے ملاقات کی جائے۔ چنانچہ خاکسار تین دوسرے

باقی صفحہ پر

ربوہ ۶ ہجرت/مئی۔ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج صبح کی اطلاع کے مطابق

"جسم میں درد کی تکلیف ہے اور کچھ بلڈ پریشر کل سے زیادہ ہو گیا ہے۔"

احباب کرام حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ سے نوازے اور عمر میں برکت دے۔ آمین۔

• برادرم مکرم اقبال احمد صاحب نجم سابق مبلغ سپین کے دل کا آپریشن ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں ۲۱ اپریل کو کامیابی سے ہو چکا ہے اور اس کے بعد بھی طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ! ۳ مئی کو ٹانکے کھولے گئے تھے اب ڈاکٹرز جمعرات ۱۳ مئی کو مزید ٹیسٹ کر کے ادویہ تجویز کریں گے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک مصلح الدین۔ وکیل المال ثانی)

• خاکسار کی طبیعت چند دنوں سے بہت کمزور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت کے ساتھ فعال زندگی عطا فرمائے اور دین کی خدمت کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(عزیز الرحمان منگلا مربی انچارج ضلع سرگودھا)

مجلس خدام الاحمدیہ کا ہفتۂ اصلاح وارشاد

۸ تا ۱۴ مئی:

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ۸ تا ۱۴ مئی ہفتہ اصلاح وارشاد منائیں اور مرکزی پروگرام کے مطابق کام کریں اور مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد)

سویڈن میں

سویڈن میں احمدیہ مشن کے ترجمان "اخبار احمدیہ" کی ماہ اپریل ۱۹۸۲ء کی اشاعت کے مطابق ماہ مارچ کے دوران مختلف اوقات میں ۲۸ گروپس کی شکل میں ۸۰۶ غیر مسلم دوست مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لائے اور اسلام سے متعلق معلومات حاصل کیں۔ سوالات پوچھے، شبہات دور کئے اور اسلام کی صحیح تعلیم سے متعارف ہوئے۔ اخبار کے مطابق یہ گروپس طلباء و طالبات، اساتذہ، سیاحوں اور بوڑھی عورتوں پر مشتمل تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۲ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(منقولات)

بلا تبصرہ

"پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ۔ ملک کا سب سے بڑا دشمن"

"ہمارے انفرادی اور اجتماعی قول و فعل کا تضاد"

روزنامہ نوائے وقت لاہور کے میگزین سیکشن (ملی ایڈیشن) بابت ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء میں مندرجہ بالا عنوانات کے تحت جناب بشیر حسین جعفری کا ایک اہم مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون کی اہمیت کے پیش نظر اس کا آخری حصہ ذیل میں بلا تبصرہ شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

"میں اپنے خیالات کو کردار سازی تک محدود رکھوں گا۔ اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ قول اور فعل میں تفاوت، منافقت، جھوٹ، لالچ، خود پسندی، خود بینی اور خود فریبی ایسی بیماریوں نے ہمیں اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ اب تو نوبت "بایں جا رسید" کہ کسی بات پر یقین کرنے کو طبیعت آمادہ نہیں ہوتی۔ ہر شخص چہرے پر ماسک چڑھائے نظر آتا ہے۔ عالم دین ہونے کا دعویٰ رکھنے اور تقویٰ کے مقام پر فائز ہونے والے دنیوی معاملات میں گم ہیں۔ صاحبانِ سجادہ دنیا داری اور وقار کے لئے لڑ رہے ہیں۔ سیاسی میدان کے شاہسوار جب "آؤٹ" ہوتے ہیں تو بڑے دعوے کرتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں مگر جب "ان" ہوں تو وہی کام کرتے ہیں جو دوسرے کرتے آئے ہیں۔ اعلیٰ حکام اور عہدیداران جب اپنی ذمہ داریوں سے فارغ ہوتے یعنی ریٹائرڈ زندگی گذارنے لگتے ہیں تو اصلاحِ احوال کا خیال آتا ہے۔ پچھلے تین برسوں کے دوران پاکستان کے صفِ اوّل کے اخبارات میں کچھ عدلیہ کے ریٹائرڈ بڑے لوگوں اور کچھ پولیس کے اعلیٰ حکام کے مضامین قسط وار پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ عدلیہ والے شکایت کرتے ہیں کہ قانون شہادت اور دوسری بعض وجوہات کے سبب مقدمات کے فیصلے نہیں ہوتے ..... آج بھی بے شمار مجسٹریٹ اور جج صاحبان اپنے اپنے "ریٹائرنگ رومز" میں بیٹھے اپنے اہل مدوں اور ریڈرز کے ذریعہ اگلی پیشی کی تاریخیں ڈلوا رہے ہیں ..... یہ بھی ریٹائر ہونے کے بعد شاید "انصاف و عدل" پر مضامین لکھنے لگیں۔

لوگوں کا حافظہ بہت کمزور ہے۔ کل جو لوگ ظلم میں برابر کے شریک تھے وہ آج پھر لوگوں کو بیوقوف بنا کر اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنے کی سعی کر رہے ہیں! کوئی مصلح کی شکل میں، کوئی ادیب یا صحافی بن کر، کوئی مفکر اور دانشور، اور کوئی خوفزدہ، نالاں اور خود برائی میں ملوث اور برائی کے خلاف باتیں بھی کرنے والا پائیں گے۔

مہنگائی کے بہانے عوام کو لوٹنے کا دہرا عمل جاری ہے۔ دہرا ان معنی میں کہ مہنگائی کے نام پر جہاں بار بار اشیائے صرف کی قیمت بڑھ جاتی ہے اُسی قدر ان کا معیار بھی کم ہوتا جاتا ہے۔ دفاتر میں جہاں پبلک ڈیلنگ ہے آپ کوئی بھی جائز و ناجائز کام رشوت، سفارش یا واقفیت کے بغیر نہیں لے سکتے۔ ٹھیکہ دار سڑکیں اور پل تعمیر کرتے ہیں جو قومی امانت ہے مگر ہوتا یہ ہے کہ انتہائی ناقص میٹریل استعمال کیا جاتا ہے۔ محکمہ کے لوگ اپنا حصہ رکھ کر کام پاس کر دیتے ہیں۔ انکم ٹیکس، کسٹم، پولیس، جنگلات، محکمہ مال، "دیدہ ور" کے روپ میں..... چونکہ اکثر لوگ خود اندر سے کھوکھلے ہیں، ان کے ایمان کمزور اور بے یقینی کے دور سے گذر رہے ہیں، وہ وقتی باتوں اور جذبات سے متاثر ہوتے رہتے ہیں۔

ملک کے بڑے سے بڑے تاجر (الا ماشاء اللہ) سے ایک سائیکل مرمت کرنے والے شخص، ایک مل اونر سے لیکر ایک چھابڑی لگانے والے، ایک افسر سے ایک ایک چپڑاسی، غرضیکہ زندگی کے کسی شعبہ میں آپ دیکھئے، ہر شخص اور دوسرے بے شمار محکمے رشوت کا مرکز شمار کئے جاتے ہیں حتیٰ کہ سکولوں اور کالجوں میں پڑھانے والے اساتذہ پرائیویٹ ٹیوشن کے لالچ میں کلاسز میں توجہ نہیں دیتے جس طرح کہ مزدور "اوور ٹائم" کے لالچ میں اوقات کار کے بعد ہاتھوں کو حرکت دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں کوئی شخص اگر ان برائیوں سے بچتا ہے تو اس کو دیکھنے اور اس کا انٹرویو لینے کو طبیعت آمادہ ہوتی ہے۔ زندگی کا مقصد چونکہ "پیسہ" ہے اس لئے سارا زور پیسے کے حصول پر لگایا جا رہا ہے خواہ یہ کسی بھی ذریعہ اور طریقہ سے ہاتھ آئے۔ حلال، حرام کی تمیز، حق و باطل کا فرق، ظالم اور مظلوم کے درمیان انصاف، اچھے اور بُرے کی پہچان، سچ اور جھوٹ کا معیار، یہ سب باتیں ایسا محسوس ہوتا ہے صرف کتابوں میں پڑھنے کے لئے اور ذہنی تفریح کا سامان ہیں۔ ریکروٹنگ ایجنسیاں اور ان سے وابستہ لوگ اور کچھ بالکل فراڈ کرنے والے، عوام کی بھاری تعداد کو لوٹ کر لاکھوں گھروں کا سکون اور آرام تباہ کر چکے ہیں۔ ایک اندازہ ہے کہ گذشتہ دس سال کے دوران پچیس ۲۵ لاکھ لوگ مزدوری اور کام کی خاطر بیرونی ممالک میں گئے ہیں۔ مگر باہر جانے کے لالچ میں لٹنے والے پچھتر لاکھ لوگوں کا کوئی تذکرہ نہیں کرتا۔ ہمارے اجتماعی اور انفرادی جرائم اور ذہنی انتشار کی فہرست بہت طویل ہے۔

معاشرتی افراتفری، بدگمانی، لالچ، ظلم، جھوٹ اور مکاری کے اس دور میں دیکھنا یہ ہے کہ اصلاحِ احوال کی کیا صورتیں ہیں؟ کن گوشوں پر توجہ دے کر ہم ان برائیوں کو نسبتاً کم کر کے اپنے بڑے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں؟ یوں تو کہنے کو بڑی آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ بس لوگ اچھے بن جائیں، برائیاں چھوڑ دیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا..... مگر وہ کیوں ایسے کام چھوڑیں گے جن سے ان کو بظاہر اور فوری فائدہ پہنچ رہا ہے؟ کیا وہ اتنے نااہل اور بے وقوف ہیں کہ ہماری تبلیغ پر اپنا "فائدہ" چھوڑ دیں گے۔

بعض علمائے کرام ہیں کہ چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل کو پھیلا کر بیان کرتے ہیں اور ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان کے مسلک اور فکر و فلسفہ کو فروغ ملے۔ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرنے میں ان کو لطف آتا ہے۔ اسلام کی وسعت اور اس کے دامن کی فراخی کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے بہانے ذاتی عمارات کی تعمیر کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ عام اخلاقی گراوٹ کا یہ حال ہے کہ آپ کسی سے بات کریں تو جواب میں تلخی پائیں گے۔ اولاد، ماں باپ سے باغی ہے۔ دوست بن کر دھوکہ اور بے ایمانی کے واقعات موجود ہیں۔ منشیات کا استعمال عام ہے۔ طلبہ ہیں کہ پڑھائی کی بجائے آوارگی اور سیر سپاٹے پر مُصر ہیں۔ مزدور کام کئے بغیر معاوضہ وصول کرنے پر آمادۂ جنگ ہے۔ افراتفری اور خود بینی کے اس عالم میں اور خاص طور پر کسی قومی مقصد کی عدم موجودگی میں ہم کیا کام کریں گے؟ کیا ترقی ہو گی؟ کیسے خود کفیل ہوں گے؟ یہ سب معاملے توجہ طلب ہیں۔

آج ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور سے گذر رہے ہیں مگر عملی کام اس محاذ پر بھی قابلِ ذکر نہیں۔ ہم جدید آلات اور ضروریات درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔ ساڑھے آٹھ کروڑ لوگ ہوں اور اللہ نے اچھی زمین اور وسائل بھی دے رکھے ہوں تو خود کفیل ہونا بڑا مسئلہ نہیں۔ لیکن دقت صرف یہ ہے کہ ہم عملی کام کی نسبت فائلوں کا پیٹ بھرنے اور رپورٹیں لکھنے، کمیشن اور کمیٹیاں قائم کرنے والی قوم بن گئے ہیں۔ بسوں اور ریلوں کا حادثہ ہو تو کمیشن، گندم کم پیدا ہو تو کمیٹی، گنے کی فصل کم ہو تو بورڈ ..... اور جانے کیا کچھ موجود ہے۔ اور کتنی خوبصورت انگریزی لکھ کر رپورٹوں کی جلد بندی ہوتی ہے۔ مگر اصل بات تو یہ ہے کہ جو نتائج ہم اخذ کرتے ہیں اور جو کام کی جہت ہمارے سامنے ہوتی ہے آیا ہم عملی طور پر ادھر متوجہ ہیں۔؟

پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ یا سب سے بڑا دشمن ہمارے اپنے انفرادی اور اجتماعی قول و فعل کا تضاد ہے۔ ہمیں سب سے پہلے اس تضاد کو کم کرنے کی سعی کرنا چاہئے۔ باقی سب مسئلے انشاء اللہ حل ہو جائیں گے۔" (نوائے وقت میگزین۔ ملی ایڈیشن بابت ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء آخری صفحہ)

قطعہ:-

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

ہر بشر پاتا ہے اپنی سعی و کوشش کا صلہ
خود بناتا ہے وہ اپنی زندگی کا راستہ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن سے ہے خدا نے یہ کہا
لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

(محمد اسماعیل نادر قریشی۔ راولپنڈی چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات

ہجرت کی تیاری اور ضروری انتظامات

ہجرت کو ناکام بنانے کیلئے کفار کے ناپاک منصوبے:

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، ربوہ

حضورؐ کے قتل کا منصوبہ اور کفار کی ناکامی

ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا ہجرت کی غرض سے حبشہ کی طرف روانہ ہونا لیکن برک الغماد سے واپس آجانا اپنے اندر یہ حکمت رکھتا تھا کہ انہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یارِ غار اور "ثانی اثنین" اور رفیقِ ہجرت بننے کا شرف حاصل ہونے والا تھا چنانچہ جب اکثر صحابہؓ کرام ہجرت کر چکے اور مشہور صحابہ میں سے صرف حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ ہی باقی رہ گئے تو قریشِ مکہ نے سوچا کہ اب موقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آخری فیصلہ یا ان پر آخری زوردار حملہ کر دیا جائے چنانچہ قریش کے ایوانِ حکومت یعنی دارالندوہ میں ایوان کے تمام ارکان و اعیانِ قریش جن کی تعداد چودہ تھی جمع ہوئے اور باہم مشورہ کرنے لگے ایک شخص بولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکان میں اس طرح قید کر دو کہ وہ تو اسی میں ختم ہو جائیں دوسرے نے کہا ایسا منصوبہ چھپ نہیں سکتا مسلمانوں کو معلوم ہوگا تو وہ انہیں ضرور چھڑا لیں گے اور پھر تمہیں بھی فنا کر دیں گے ایک اور شخص نے رائے دی کہ ایک سرکش اونٹ پر بٹھا کر شہر بدر کر دیا جائے اس پر بھی ایک اور نجدی شیخ بولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی جائیں گے اپنی سحر آفریں باتوں سے لوگوں کو اپنا غلام بنا لیں گے اور طاقت پا کر تمہیں تباہ کر دیں گے۔ آخر میں ابوجہل نے ایک تجویز پیش کی کہ رات کی تاریکی میں تمام قبائل کا ایک ایک فرد مل کر ایک ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے ان کی زندگی کا خاتمہ کر دے۔ اس صورت میں بنو ہاشم تمام قبائل عرب کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور نہ ان سے بدلہ لے سکیں گے اس تجویز پر سب کا اتفاق ہو گیا اور تجویز کے مطابق تمام قبائل کے منتخب جوانمردوں نے ایک رات کو کاشانۂ نبوت و رسالت کا محاصرہ کر لیا۔

حضورؐ کو خدا کی طرف سے ہجرت کی اجازت

اس سے کچھ عرصہ پہلے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کشف میں اللہ تعالیٰ ہجرت کا مقام دکھا چکا تھا۔ چنانچہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے اس میں کھجوروں کے باغ ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقعہ ہے یہ کشف سننے کے بعد صحابہؓ میں سے جس جس نے ہجرت کا ارادہ کیا اس نے مدینہ منورہ ہی کی طرف ہجرت کی اور اکثر وہ لوگ جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف آ گئے۔ حضرت عائشہ بخاری میں روایت کرتی ہیں کہ ان حالات میں میرے والد حضرت ابوبکرؓ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی تیاری شروع کر دی لیکن رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ سن کر فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ مجھے اُمید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا اذن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ کو اس کی اُمید ہے آپ نے فرمایا ہاں ان شاء اللہ۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے آپ کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے لئے روک لیا اور اپنی دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں چار مہینے تک سمرہ درخت کے پتے چرائے تاکہ وہ زیادہ صحت مند ہو جائیں۔

ہجرت کے متعلق مشورہ اور تیاری

آگے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دن ہم اپنے والد ابوبکرؓ کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے تھے کہ ایک کہنے والے نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر چادر ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں اور وہ ایسا وقت تھا کہ حضورؐ کبھی اس وقت ہمارے گھر تشریف نہ لائے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ان پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں خدا کی قسم وہ اس وقت کسی ضروری کام ہی آئے ہوں گے۔

چنانچہ پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا جو لوگ تمہارے قریب ہیں انہیں ذرا پرے ہٹا دو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپؐ پر فدا ہو۔ یہاں تو سوائے میرے گھر والوں کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تو پھر سنو! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے" حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! "مجھے بھی رفاقت میں لیجئے گا" حضورؐ نے فرمایا ہاں حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا تو پھر میری ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپؐ لے لیجئے حضورؐ نے فرمایا، ہم تو بقیمت لیں گے چنانچہ حضورؐ نے قیمت ادا فرمائی جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو منظور کرنا ہی پڑی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم انہیں بڑی جلدی جلدی تیار کرنے لگے ہم نے دونوں کے لئے کچھ ناشتہ ایک تھیلی میں رکھ دیا میری بہن اسماءؓ بنت ابی بکرؓ نے اپنے ازار بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر تھیلے کا منہ باندھ دیا اسی وجہ سے ان کا نام ذاتِ النطاقین رکھا گیا۔

کفار کے ناپاک منصوبے سے معجزانہ حفاظت

اسی رات کفار کے محاصرہ کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"تم میرے بستر پر آرام سے سو رہو۔ تم کو دشمن کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گے اور یہ امانتیں فلاں فلاں کی ہیں یہ ان کے سپرد کر کے تم بھی آجانا مجھے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے دو باتیں واضح ہیں ایک تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت و امانت اور دوسرے حضرت علی مرتضےٰ کی بہادری اور شجاعت کفار باوجود تمام دشمنیوں کے اس وقت بھی بہترین امانت دار حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو سمجھتے تھے۔ اور حضور انورؐ ایسے نازک وقت میں بھی امانت داری کا وہی لحاظ رکھتے تھے جو امن اور دوستی کی حالت میں رکھا جا سکتا ہے۔ دوسرا امر یہ بھی قابلِ غور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگرچہ تسکین دے دی گئی تھی لیکن تلواروں کے سایہ میں پڑ کر اور موت کے منہ میں گھس کر سونا کوئی آسان کام نہ تھا لیکن حضرت علیؓ خود فرماتے ہیں کہ اس رات کی سی گہری نیند مجھے نہ اس سے پہلے کبھی آئی تھی اور نہ بعد میں آئی۔ سبحان اللہ! کیسا عجیب تھا اس دور کے مسلمانوں کا اطمینانِ قلب اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان و اعتقاد اور آپؐ سے عشق و محبت۔

مٹھی بھر خاک نے کفار کو اندھا کر دیا۔

اس رات گھر سے نکلنے سے پہلے رسولِ اکرم صلی علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک لے کر سورہ یاسین کی چند ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں اور اس معجزانہ انداز سے دشمنوں کی آنکھوں میں وہ خاک جھونک کر باہر نکل آئے کہ کفار محاصرین کو خبر تک نہ ہوئی۔ اور یوں مکہ مکرمہ اپنے پیارے وطن سے نکلنے کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بلدِ امین اور مقدس وطن مکہ کیطرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے اور ایک آہ سرد بھر کر فرمایا اے وطنِ عزیز مکہ! تو مجھے بہت زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھے تیری سرزمین میں رہنے نہیں دیتے۔ اور پھر دعائیں فرماتے ہوئے اپنے ہمراہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو لے کر چل پڑے مکہ مکرمہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر جبلِ ثور ہے جس کی چڑھائی آج بھی نہایت سخت ہے اس کے نوکیلے پتھروں سے حضور کے پائے مبارک زخمی ہو گئے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے حضورؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا لیا اور نوکیلے پتھروں کی ساری ٹھوکریں اور چبھن برداشت کرتے ہوئے اس غار تک پہنچے جو اس وقت زیارت گاہ عشاقِ رسولؐ ہے دہانۂ غار پر پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر ٹھہرایا اور خود غار کے اندر جا کر زمین صاف کی اور اپنے کپڑے پھاڑ کر ایک ایک سوراخ بند کیا۔ اور حضور کو اندر آنے کی دعوت دی حضورؐ بہت تھکے ہوئے تھے حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو گئے ایک سوراخ اور نظر آیا جس پر حضرت ابوبکرؓ نے احتیاطاً اپنا پاؤں رکھ دیا اس میں سے ایک سانپ یا غالباً زہریلے بچھو نے حضرت ابوبکرؓ کو ڈس لیا۔ تکلیف سے حضرت ابوبکرؓ کے آنسو نکل آئے ایک آنسو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرا اور حضورؐ کی آنکھ کھل گئی۔ دریافت فرمایا کیا بات ہے۔ حضرت صدیقؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ حضورؐ نے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگہ اپنا لعاب دھن مل دیا جس سے زہر کا اثر جاتا رہا۔ تین دن اس غار میں چھپے رہنا پڑا۔

کفار کا حضرت علیؓ اور حضرت اسماءؓ کو زدوکوب

ادھر مکہ مکرمہ میں صبح ہوتے ہی محاصرین کی آنکھ کھلی اور حضورؐ کے بستر پر حضرت علیؓ کو پایا تو بہت نادم اور پریشان ہوئے۔ حضرت علیؓ سے پوچھنے لگے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں گئے ہیں حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ میں کیا جانوں محاصرہ تو تم کئے ہوئے تھے۔ اس پر ان لوگوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو زدوکوب کیا۔ اور تھوڑی دیر محبوس رکھ کر چھوڑ دیا۔ کیونکہ انہیں تو تلاش رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی اس لئے حضرت علیؓ کی طرف زیادہ توجہ نہ دی اور وہاں سے سیدھے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے دریافت کیا اور اسماء کی ان کے سامنے لاعلمی ظاہر کرنے پر ابوجہل نے حضرت اسماءؓ کے ایسا طمانچہ مارا کہ ان کے کان کی بالی گر پڑی۔

کھوجی کفار کو غار کے منہ پر لے گیا

بہرحال جب مکہ والوں کو یقین ہو گیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے چلے گئے ہیں تو انہوں نے ایک فوج جمع کی اور آپؐ کا تعاقب کیا۔ ایک کھوجی انہوں نے اپنے ساتھ لیا جو آپ کا کھوج لگاتے ہوئے ثور پہاڑ پر پہنچ گیا۔ وہاں پر اس نے غار کے پاس پہنچ کر جہاں حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ چھپے ہوئے تھے یقین کے ساتھ کہا کہ یا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس غار میں ہیں یا آسمان پر چڑھ گئے ہیں اس کے اس اعلان کو سن کر حضرت ابوبکرؓ کا دل بیٹھنے لگا اور انہوں نے آہستہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ دشمن سر پر آ پہنچا ہے اور اب کوئی دم میں غار میں داخل ہونے والا ہے آپؐ نے فرمایا

لا تحزن ان اللہ معنا

ابوبکر غم نہ کرو خدا ہم دونوں کے ساتھ ہے ابوبکرؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ میں اپنی جان کے لئے نہیں ڈرتا کیونکہ میں ایک معمولی انسان ہوں مارا گیا تو ایک آدمی مارا جائے گا یا رسول اللہ مجھے تو صرف یہ خوف تھا کہ اگر آپ کی جان کو کوئی گزند پہنچا تو دنیا سے روحانیت اور دین کا نام مٹ جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا کوئی پرواہ نہیں۔ یہاں ہم دو ہی نہیں ہیں بلکہ تیسرا خدا تعالیٰ بھی ہمارے پاس ہے چونکہ اب وقت آ پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو بڑھائے اور ترقی دے اور مکہ والوں کے لئے مہلت کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور انہوں نے اپنے کھوجی سے استہزا شروع کر دیا اور کہا کہ کیا انہوں نے اس کھلی جگہ پناہ لینی تھی یہ تو کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ اور پھر اس جگہ اس کثرت سے سانپ اور بچھو رہتے ہیں۔ یہاں کون عقل مند پناہ لے سکتا ہے غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ غار کے اندر کوئی نہیں گیا۔ اور یوں بغیر اس کے کہ وہ غار میں جھانک کر دیکھتے وہ کھوجی سے ہنسی کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ اور اس کے ساتھی کو دشمنوں سے مکمل طور پر محفوظ رکھا۔

غارِ ثور سے مدینہ کی طرف روانگی

تین روز تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ غارِ ثور میں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بھی رات کو انہیں کے پاس رہتے تھے جو اس زمانہ میں ایک ذہین نوجوان تھے وہ آخر شب کی اندھیرے میں ان کے پاس سے چل دیتے اور صبح قریش کے ساتھ مکہ میں ایسے مل جل جاتے کہ جیسے شب بھر وہ انہیں کے ساتھ رہے ہوں وہ قریش کی ریشہ دوانیوں اور تدابیر کی ساری خبریں یاد رکھتے اور اندھیرا ہونے پر ان دونوں کے پاس خبریں پہنچا دیتے حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ بھی اس طرح ان کے پاس بکریاں چرایا کرتا کہ جب رات گزر جاتی تو وہ بکریوں کو ان کے پاس لے جاتا اور وہ انکا دودھ اور دھی استعمال کر لیتے۔ اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے قبیلہ بنی دیل میں سے ایک شخص کو مزدور مقرر کیا تھا جو بڑا واقفکار رہبر بھی تھا اور عاص بن وائل سہمی کا حلیف تھا اور کفارِ قریش کے دین پر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نے اسے امین بنا کر اپنی دونوں سواریاں اس کے سپرد کر دیں جو حسبِ وعدہ تین روز کے بعد صبح کو غارِ ثور پر سواریاں لے آیا اور پھر یہ مقدس قافلہ علی برکت اللہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ غارِ ثور سے نکلنے کے بعد ہم نے ساری رات اور دوسرے دن دوپہر تک مسلسل سفر کیا جب دوپہر ہو گئی اور راستہ وہ نوردوں کی آمد و رفت سے خالی ہو گیا تو ہمیں ایک پتھر نظر آیا جس کے نیچے اور گوشوں میں سایہ تھا۔ اس لئے ہم اس چٹان کے دامن میں سواریوں سے اتر پڑے میں نے حضورؐ کے لئے اپنے ہاتھوں سے جگہ صاف کی اور پوستین بچھایا تاکہ حضورؐ استراحت فرما سکیں۔ چنانچہ حضورؐ آرام فرمانے لگے اور میں حفاظت کی غرض سے ادھر ادھر دیکھتا رہا اس وقت ناگہاں میری نظر ایک چرواہے پر پڑی جو اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا میں نے بڑھ کر اس سے دریافت کیا کہ کیا تمہاری بکریوں میں دودھ والی بکریاں بھی ہیں اس کا ہاں میں جواب سن کر میں نے اس سے کچھ دودھ طلب کیا اور اس نے ایک دودھ والی بکری پکڑ کر دودھ دوہنا شروع کیا اور ایک لکڑی کے پیالہ میں مجھے دے دیا جب میں قیام گاہ واپس پر آیا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی آرام فرما رہے ہیں میں بھی کچھ دیر سو رہا حضورؐ کے جاگنے پر میں نے دودھ میں تھوڑا سا ٹھنڈا پانی ملا کر پیش کیا جو حضور نے پی لیا تو میں بے حد خوش ہوا۔ پھر میں نے عرض کیا حضورؐ کوچ کا وقت ہو گیا ہے چنانچہ دن ڈھلے ہم نے وہاں سے سفر شروع کیا۔

سراقہ بن مالک کا معجزانہ واقعہ

حضرت ابوبکرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم چلے جا رہے تھے کہ ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آ لگا جو قریش مکہ سے سو اونٹوں کا انعام حاصل کرنے کے لالچ میں ہماری تلاش میں تھا حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا ایک دشمن سراقہ بن مالک آ پہنچا ہے حضورؐ نے فرمایا غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے جب سراقہ نے قریب آ کر حملہ کا ارادہ کیا تو میں نے دوبارہ پھر یہی گزارش حضورؐ سے کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر پھیر کر سراقہ کی طرف دیکھا اور دیکھتے ہی سراقہ کا گھوڑا کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ روایت کرتے ہیں کہ تب میں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالا اور فال لی تو پتہ لگا کہ میں ان لوگوں کو نقصان نہیں پہنچا سکوں گا۔ چنانچہ پھر بھی میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کی فال نہ مانی اور میرا گھوڑا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا حضور تلاوت فرما رہے تھے جونہی میں نے حملہ کا ارادہ کیا تو میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں پھر زمین میں دھنس گئے حتیٰ کہ میں اوپر سے گر پڑا۔ جب گھوڑا سیدھا ہوا تو بہت سا غبار اٹھا میں نے پھر تیروں سے فال لی تو اب بھی میری ناکامی کی فال نکلی۔ آخر میں نے انہیں امان طلب کرتے ہوئے پکارا تو وہ کھڑے ہو گئے اور میں نے ان کے پاس ساری بات کہہ ڈالی اور اپنی خطا کی معافی چاہی اور عرض کیا کہ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ مکہ جا کر کفار کو آپ کے تعاقب سے باز رکھوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا حال پوشیدہ رکھنا میں نے درخواست کی کہ میرے لئے ایک تحریر امن کی لکھ دی جائے چنانچہ حضورؐ کے حکم سے عامر بن فہیرہ نے مجھے ایک چمڑے پر ایسی تحریر لکھ دی۔ واپسی سے پہلے سراقہ بن مالکؓ نے حضورؐ سے اپنی اس گستاخی اور طمع نفسانی کی معافی مانگی حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم خود کو نادار اور غریب سمجھتے ہو حالانکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے دونوں ہاتھوں میں کسریٰ کے سونے کے کنگن پڑے ہوئے ہیں ایک وقت آئے گا کہ یہ غیب کی بات پوری ہو گی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ مژدۂ جانفزا سن کر سراقہ مکہ معظمہ واپس ہوا اور راستہ میں جو بھی دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں آتا ہوا ملا اسے ادھر ادھر کی باتیں کر کے واپس کر دیتا رہا۔ دراصل باوجود ابھی ایمان نہ لانے کے سراقہ کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر مکہ مکرمہ میں بطور فاتح تشریف لائیں گے لہٰذا اس سے پہلے انہوں نے ایک امان نامہ اس آنے والے وقت سے پہلے لکھوا لیا اور خصوصاً وہ اپنے متعلق اس عظیم پیشگوئی سے بے حد خوش تھا کہ کسریٰ کے شاہی کنگن اس کے ہاتھ میں پہنائے جائیں گے۔

پیشگوئی پر سراقہؓ کا یقین کامل

چنانچہ سراقہ جنگ احد کے بعد مسلمان ہو گئے اور پھر حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں جب مدائن فتح ہوا اور کسریٰ کا تاج اور زیورات مدینہ طیبہ لائے گئے تو حضرت عمر فاروق نے کسریٰ کے کنگن حضرت سراقہ کو پہنائے اور اس طرح یہ عظیم معجزہ من و عن پورا ہوا۔ حضرت سراقہ کو اس پیشگوئی کی صداقت پر اس قدر یقین تھا کہ وہ ایک مرتبہ نہایت شدید بیمار ہوئے۔ یہاں تک کہ جینے کی بظاہر امید نہ رہی سیدنا عمر فاروق ان کی بیماری کا سن کر ان کی عیادت کو گئے اس وقت سراقہ غشی کی حالت میں تھے کچھ دیر بعد وہ ہوش میں آئے تو چہرہ سے چادر ہٹائی فاروق اعظمؓ کے سلام کا جواب دیا پھر حضرت فاروقؓ نے عیادت کے لئے چند تاسف آمیز کلمات کہے ..... تو حضرت سراقہ نے عرض کیا امیر المومنین کیا آپ یہ گمان فرماتے ہیں کہ سراقہ کی زندگی کا خاتمہ ہوتے لگا ہے خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک کہ میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق فتح ایران کے بعد میرے ہاتھوں میں کسریٰ کے سونے کے کنگن نہ پہنائے جائیں یہ معجزہ ضرور ظہور پذیر ہو گا۔ اس کے بعد مجھے موت آئے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب فارس سے مالِ غنیمت آیا تو وہ کنگن بھی آئے۔ امیر المومنین سیدنا عمرؓ نے حضرت سراقہؓ کو طلب فرمایا وہ پیرانہ سالی اور ضعف و نقاہت کی وجہ سے اپنے گھر میں تھے چنانچہ حضرت عمرؓ کے حکم سے دو صحابی انہیں لانے کے لئے روانہ کئے گئے جن کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر سہارا لے وہ مسجد میں حاضر ہوئے ان کو کنگنوں کے پاس بٹھایا گیا اور حضرت عمرؓ نے انہیں وہ کنگن پہننے کے لئے فرمایا انہوں نے شرعی عذر کیا کہ حضور مرد کے لئے تو سونا پہننا منع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا شریعت کا وہ مسئلہ اپنی جگہ درست ہے مگر یہ کنگن آج تمہیں پہننے پڑیں گے تمہارے لیے جائز ہیں کیونکہ حضرت شارع علیہ السلام نے خود بذریعہ وحی یہ پیشگوئی فرمائی تھی جو آج ہماری آنکھوں کے سامنے ۱۷ سال بعد پوری ہوئی ہے چنانچہ حضرت سراقہ نے بسم اللہ کہہ کر دونوں کنگن اپنے ہاتھوں میں پہن لیے اور

اس طرح حضرت رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت سفرِ ہجرت میں سراقہ کو دی تھی وہ اتنے برسوں کے بعد بعینہٖ پوری ہو کر اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بین اور کھلا کھلا ثبوت بنی۔

(باقی)

افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لیے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

مساوات کا حیرت انگیز ثبوت

اسامہؓ جو زیدؓ کے بیٹے تھے۔ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک ایسے لشکر کا سردار مقرر کر دیا جس میں دس ہزار مسلمان تھے اور جس میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تک شامل تھے حالانکہ عرب میں غلاموں کے بیٹے بھی غلام ہی سمجھے جاتے تھے۔ اب بتاؤ دنیا کی اور کونسی قوم ہے جس نے لوگوں کو اس قسم کی آزادی عطا کی اور مساوات کا یہ حیرت انگیز ثبوت پیش کیا ہو کہ آزاد شدہ غلام کے بیٹے کو ایک لشکر جرار کا اس نے سردار مقرر کیا اور اس لشکر میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ بھی شامل ہوں پھر یہ نہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اسامہؓ کے ماتحت جنگ کرنے میں کوئی ہتک محسوس کی ہو بلکہ وہ بشاشت اور خوشی کے ساتھ ان کی ماتحتی میں جنگ پر جانے کے لیے تیار ہو گئے۔ بلکہ اس لشکر کو تو تاریخ اسلام میں ایسی عظمت حاصل ہوئی کہ اور کسی لشکر کو ایسی عظمت حاصل ہی نہیں اور وہ اس طرح کہ یہ لشکر ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ نہیں فرمایا تھا کہ آپؐ وفات پا گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے۔ آپ مجبوراً خلافت کی وجہ سے جنگ پر نہیں جا سکتے تھے مگر آپ از خود اس لشکر سے علیحدہ نہیں ہوئے بلکہ اسامہؓ کو لکھا کہ چونکہ مسلمانوں نے مجھے خلیفہ مقرر کیا ہے اس لیے مجھے اجازت دی جائے کہ میں مدینہ میں ہی رہوں چنانچہ انھوں نے اجازت دے دی پھر حضرت ابوبکرؓ نے لکھ بھیجا کہ حضرت عمرؓ کا بعض ضروری معاملات میں مشورہ دینے کے لیے مدینہ میں رہنا ضروری ہے اس لیے اجازت دیجئے کہ عمر بھی یہیں رہیں چنانچہ انھوں نے حضرت عمرؓ کو بھی مدینہ میں رہنے کی اجازت دے دی۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت کے ایام میں ایک غلام بچہ کو اتنی عظمت دی کہ اس کی سیادت اور حکومت کا حق اپنی خلافت کے وقت بھی تسلیم کیا اور ایک آدمی بھی بغیر اجازت لشکر سے پیچھے نہیں رہا۔

(سیر روحانی جلد اول صفحہ ۱۱۹)

(مرسلہ: ـــــــــ نگہت مرزا۔ ربوہ)

اُمرائے کرام و مربیانِ سلسلہ توجہ فرمائیں!

جملہ امراء کرام و مربیان سلسلہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں یا جماعتوں میں جہاں بھی یہ ضرورت محسوس کرتے ہوں کہ ان کے ہاں وقفِ عارضی کے وفود بھجوائے جائیں وہ مہربانی کر کے ایسی جماعتوں کے بارے میں نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقفِ عارضی) کو اطلاع دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ایسے تمام مطالبات کو نوٹ کر کے ایسی جماعتوں میں انشاء اللہ واقفینِ عارضی کے وفود بھجوائے جائیں گے۔ وباللہ التوفیق!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

قدرتِ ثانیہ کی عظمت کا ایک درخشندہ ثبوت

ایک ایمان افروز اور سبق آموز واقعہ

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد۔ مربی سلسلہ مقیم وہاڑی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قدرت ثانیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو ایک نشان یہ بھی بتایا ہے کہ اگر وہ اس روحانی و خالصتہً دینی نظام کے ساتھ اپنی وابستگی جاری رکھیں گے اور دل و جان سے اس کے قدردان ہوں گے تو اس کے ذریعہ سے قائم شدہ دین ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہو گا اور روحانی جماعت اور اس کے افراد کی تمکنت و مضبوطی کا باعث ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ نور میں فرماتا ہے۔

ولیمکنن لھم دینھم
الذی ارتضی لھم

کہ اس آسمانی نظام میں داخل ہونے والوں کے لیے عظیم خوشخبری یہ بھی ہے کہ اس نظام کے احکام پر دل و جان سے عمل کرنے والے دینی رنگ میں اور ظاہری طور پر بھی تمکنت اور مضبوطی کے وارث ہو جائیں گے۔ کیونکہ اطاعت کے اس اعلیٰ معیار پر وہ قائم ہوں گے جس پر چل کر مومنین کو زندہ خدا کے زندہ نشانات و معجزات پر یقین حاصل ہو جائے گا۔

اس موقع پر مجھے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلم سے نکلے ہوئے ایک فقرہ کے نتیجہ میں نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ یاد آیا جس سے میں سمجھتا ہوں کہ واقعی قدرت ثانیہ کا مظہر خدا ہی مقرر فرماتا ہے اور خدا ہی اس کی راہنمائی کرتا ہے اور خدا ہی اس کے منہ سے اپنا کلام ڈالتا ہے یعنی جو کچھ وہ کہتا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کے حکم اور مرضی سے کہتا ہے۔

چند سال پیشتر کا واقعہ ہے جبکہ خاکسار کو مرکز کی طرف سے کوئٹہ میں بطور مربی خدماتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق ملی۔ خاکسار ماہ مارچ میں جماعتی کام سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے ربوہ حاضر ہوا۔ سفری سہولت کے پیشِ نظر خاکسار نے لاہور سے واپسی کے لیے بھی پیشگی اپنی سیٹ سیکنڈ کلاس میں ریزرو کروالی ہوئی تھی۔ چنانچہ اپریل کے دوسرے ہفتہ چونکہ واپسی تھی اس لیے میں نے اپنی کم عقلی کی وجہ سے حضور سے ملاقات کے لیے جو درخواست پیش کی اس میں یہ ذکر بھی کر دیا کہ حضور خاکسار نے واپسی کے لیے ریزرویشن پہلے سے کروا رکھی ہے اس لیے ممنون ہوں گا کہ حضور پرنور آج شرف ملاقات بخشیں۔

میری چٹھی کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔
"خلیفۂ وقت آپ کا پابند نہیں ہے"
چنانچہ خاکسار سمجھ گیا کہ اس میں ضرور کوئی مصلحت ہے اب چونکہ محکمہ ریلوے کو SEAT کی منسوخی کے لیے کم از کم ۱۲ گھنٹے پہلے اطلاع دینی ضروری تھی اس لیے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے سیدھا خاکسار بذریعہ بس لاہور پہنچا اور ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور میں جا کر اپنی سیٹ منسوخ کروا آیا۔ اگلے دن بھی حضور سے ملاقات نہ ہو سکی بظاہر مایوسی بھی ہوئی۔ تیسرے روز جبکہ ملاقات کے لیے حضور نے ازراہ شفقت منظوری فرمائی تو دفتر میں پڑے ہوئے اخبار (غالباً جنگ) کی سرخی نظروں سے گذری کہ روہڑی کے قریب کوئٹہ ایکسپریس (جس میں خاکسار نے بکنگ کروائی تھی) کو ایک دوسری مال گاڑی سے ٹکر کے نتیجہ میں کافی نقصان پہنچا اور سیکنڈ کلاس کے ڈبہ کو بہت نقصان ہوا ہے جس کے نتیجہ میں بعض مسافروں کو شدید چوٹیں بھی آئی ہیں۔

اس واقعہ سے میں سمجھتا ہوں کہ امام وقت کی رضامندی اور پسندیدگی میں جہاں خدا کی رضامندی ثابت ہے وہاں امام وقت کی نارضامندی اور ناپسندیدگی میں بھی بے پناہ برکت اور بہتری کا سبق ملتا ہے جو ماننے والوں کے لیے ایک نشان اور جس کے ساتھ اس کا تعلق ہو اس کے لیے ایک معجزہ ہوا کرتا ہے۔

میری اس واقعہ کے لکھنے کی سب سے بڑی غرض یہی ہے کہ احمدی نوجوانوں بزرگوں اور احمدی مستورات کو ہر اہم اقدام سے قبل جہاں خود دعا کی تاکید ہے وہاں خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھی مشورۃً اور دعا کے لیے تحریر کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ یہی وہ مقام ہے جس کے ارشادات ہمیشہ ہی برکات کے حامل ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام کو صحت اور سلامتی و تندرستی سے نوازے اور ہمیشہ ہی روح القدس اور فرشتوں کی تائید اور حمایت میں غلبۂ اسلام کے منصوبوں میں کامرانی عطا فرمائے۔ آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصاراللہ"

ماہنامہ "انصاراللہ" مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گذشتہ ۲۳ سال میں خداتعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:۔

"یہ رسالہ خداتعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں"

(انصاراللہ) کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس رسالہ کی قیمت پندرہ ۱۵/- روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصاراللہ ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کیمطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کرائے (مینیجر "انصاراللہ")

موجودہ زمانہ میں اصلاحی پہلو

موجودہ زمانہ کی بدکاریوں اور غلط کاریوں کا علاج صرف اور صرف قرآن کریم نے بیان کیا ہے جس کے لئے عفت اور احصان کے خلق سے متصف ہونا نہایت ضروری ہے اس ضمن میں اگر خداوند تعالیٰ نے مردوں کو نصیحت کی ہے تو ساتھ ہی عورتوں کو بھی ناصحانہ انداز میں متوجہ کیا ہے چنانچہ اس ضمن میں حضرت اقدس کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

"خدا کی پاک کتاب میں دونوں مرد اور عورت کے لئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے .....

کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں، ان کے حسن کے قصے نہ سنیں یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کیلئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنی ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کیلئے یہ ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دستبردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے اسی لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے۔ تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اسی طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ دروازہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبۂ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے" (الفضل ۵ر جولائی ۱۹۴۶ء)

(مرسلہ:۔ نظارت اصلاح وارشاد)

رحمت ربانی کے حصول کا عظیم الشان ذریعہ

اللہ تعالیٰ آیت استخلاف (جس میں برکات وکمالات خلافت کا ذکر ہے) سے اگلی آیت میں متذکرہ برکات کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا تم رحم کئے جاؤ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنو)

صاحب نصاب احباب وخواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلانِ نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمد رفیق کا نکاح مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر عزیزی کنیزہ بی بی بنت چوہدری منظور احمد صاحب کے ساتھ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حال مقیم ماڈل ٹاؤن لاہور نے ۱۵ر اپریل کو کوٹھے والا ضلع ملتان میں پڑھا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لیے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری شاہ محمد گگو منڈی تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی)

۲۔ میری بیٹی عزیزہ عابدہ تسنیم کا نکاح مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد نے جامع مسجد احمدیہ گھٹیالیاں میں عزیزم سید آفتاب احمد ولد سید محمد اقبال حسین شاہ مرحوم محلہ دارالبرکات ربوہ کے ساتھ بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

عزیزی سیدہ عابدہ تسنیم محترم سید نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم گھٹیالیاں کی پوتی ہے اور عزیزم سید آفتاب احمد محترم سید غلام جیلانی مرحوم چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودھا کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لیے باعث برکت و رحمت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(سید غلام احمد نثار صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل ۲۲ر اپریل کو دوسرے لڑکے سے نوازا ہے۔ نومولود چوہدری علی محمد صاحب کاہلوں شاہ پوری مرحوم کا پوتا اور چوہدری فیض محمد صاحب اٹھوال مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عزیز احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ دین و دنیا میں ترقی دے اور خادم دین بنائے۔

نصیر احمد کاہلوں
(کارکن نظامت تشخیص جائیداد ربوہ)

تبدیلی سائیکل

کوئی دوست میرا سائیکل بیکو کمپنی کا تیار شدہ۔ رنگ سیاہ، سنگل فریم مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گولبازار ربوہ کی دوکان سے غلطی سے تبدیل کر کے لے گئے ہیں اور اپنا سائیکل سہراب مارکہ رنگ سیاہ ڈبل فریم دوکان پر چھوڑ گئے ہیں۔ براہ کرم اس پتہ پر تشریف لا کر اپنا سائیکل تبدیل فرما کر ممنون فرمائیں۔

حمید اللہ
(دارالعلوم غربی مکان نمبر ۲۲/۹ نزد مسجد خلیل ربوہ)

اعلان

ماہِ صیام میں نماز تراویح کے واسطے بعض جماعتیں نظارت اصلاح وارشاد سے حفاظ کا مطالبہ کرتی ہیں۔ ایسے حفاظ جو نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت تراویح کے واسطے جانا چاہیں وہ اپنے نام اور پتہ جات سے ۳۱ر مئی تک نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تربیت

مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک یوم تربیت منایا گیا۔ پروگرام کا آغاز ۳ بجے شب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر کیا گیا۔ اس وقت محمد کی فضا صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے گونج اٹھی۔ ۴ بجے مکرم پروفیسر محمد احمد انور صاحب نے نماز تہجد پڑھائی اور قرآن کریم کا ایمان افروز درس دیا۔ آپ کے درس کا عنوان "تقویٰ اللہ" تھا۔ نماز فجر سے قبل خدام و اطفال نے اپنے پیارے امام کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے۔ نماز فجر کے بعد خدام و اطفال مکرم نصیر احمد انور صاحب کی نگرانی میں سیر کے لئے گئے۔ پونے چھ بجے تلاوت قرآن کریم اور ناشتہ کا وقفہ ہوا پروگرام کیمطابق ساڑھے سات بجے خدام تیمارداری کے لئے اکٹھے ہوئے دو وفد بنائے گئے۔ ایک وفد مکرم زاہد پرویز صاحب کی نگرانی میں مکرم سعید احمد صاحب کی عیادت کے لئے اور دوسرا وفد مکرم طارق احمد بٹ صاحب کی نگرانی میں فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کے لئے روانہ ہوا۔ ساڑھے آٹھ بجے تا ۱۱ بجے خدام و اطفال ورزشی مقابلوں میں مصروف رہے جن میں فٹ بال میرو ڈیہ، والی بال اور کرکٹ کی کھیلیں ہوئیں نماز جمعہ اور دوپہر کا کھانا کھانے سے فارغ ہو کر دوبارہ چار بجے خدام و اطفال مسجد میں جمع ہوئے نماز عصر کے بعد مکرم صلاح الدین صاحب نے ذکر الٰہی کے موضوع پر حدیث کی روشنی میں درس دیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب منتظم وقار عمل نے خدام و اطفال سے اجتماعی وقار عمل کروایا۔ ادائیگی نماز مغرب کے بعد مکرم عزیز احمد خان صاحب نے کشتیٔ نوح کا بیس منٹ درس دیا۔ ساڑھے سات بجے خدام و اطفال نے کُلُوْا جَمِیْعًا کیا۔ کھانے سے قبل مبارک احمد ظفر زعیم حلقہ نے کُلُوْا جَمِیْعًا کی اہمیت اور کھانے کے آداب پر روشنی ڈالی۔ آخر پر اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مربی اطفال نے دعا کروائی اور اس طرح یہ روحانی اور تربیتی پروگرام بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں مکرم علی احمد قمر صاحب۔ مکرم محمد اقبال صاحب، مکرم مسعود احمد صاحب اور مکرم نصیر احمد انور کی کارکردگی قابل قدر ہے۔ اس پروگرام میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال اور انصار نے شرکت کی۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

اپنے کام سے اپنی زندگی کا ثبوت دو

سیدنا حضرت المصلح الموعود کا فرمان ہے۔

"کام کرنیوالی جماعت تو جس جگہ موجود ہو وہاں اس کا وجود خود بخود نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے"

تحریک جدید کے بارے میں بھی انصار بھائیوں کو اس طریق سے کام کرنا چاہیئے کہ ان کا وجود خود بخود نمایاں ہو جائے۔ مجلس کی ماہانہ رپورٹوں میں ان کی مساعی جمیلہ سے ان کے اخلاص اور خدمت کا ثبوت مل سکتا ہے سو مرکز میں رپورٹ بھجوانا کبھی فراموش نہ کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

وقف عارضی میں شمولیت رضاء الٰہی کا ذریعہ ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطا کرے" (خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقف عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرمائیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام" مقرر کیا گیا ہے۔ اول، دوم اور سوم مضامین پر ۲۰۰/- ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیا جائے گا شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف تحریر کریں۔
- مضمون دو ہزار سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

تمام مضامین ۳۱ جولائی سے قبل ناظم اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہییں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

- محترم چوہدری مظفر احمد صاحب سیال نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع قصور کے والد بزرگوار محترم چوہدری نواب دین صاحب سیال مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک صبح دو بجے بمقام موضع بلیکے ضلع قصور میں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم حضرت اقدس کے جلیل القدر صحابی حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم کے سگے بھانجے تھے۔ پانچ وقت نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کے بھی پابند تھے۔ ۱۹۷۴ء کے بعد سے اب تک ساٹھ کے قریب غیر از جماعت۔ بچوں اور بچیوں۔ بڑی اور چھوٹی عمر کے افراد کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھایا اس وقت بھی کافی تعداد میں غیر از جماعت بچے زیر تعلیم تھے۔

آپ کا جنازہ مکرم محمد صالح صاحب زاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھایا جس کے بعد میت نور پور جوڑا نہر پر لائی گئی جہاں مکرم نائب امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ ضلع قصور نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم موصی تھے اس لیے جونہی حالات نے اجازت دی میت ربوہ پہنچائی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالعزیز خان معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور)

- میرے والد محترم محمد عباس خان صاحب جو خان محمد الطاف خان صاحب مرحوم آف دارالفضل قادیان کے سب سے بڑے بیٹے اور اور میرے چچا جان اور خسر مکرم عبدالاکبر خان صاحب ربوہ کے سب سے بڑے بھائی تھے ۲۳ اپریل کو رات دس بجے کے قریب تربیلا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم تقریباً دو ماہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔

وفات سے اگلے روز ۲۴ اپریل کی شب کو جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۵ اپریل کو صبح دس بجے کے قریب مسجد مہدی سے ملحقہ میدان میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کروائی۔

احباب کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور ہم پسماندگان کے لیے اللہ تعالیٰ کا حامی و ناصر رہنے کی درخواست ہے۔

بشارت احمد خان

(سینیئر مکینکل انجینئر نیپس پاک تربیلا ڈیم)

درخواست ہائے دعا

سکھر سے بذریعہ کار ربوہ جاتے ہوئے جھنگ کے قریب ساڑھے دس بجے شب ایک ریڑھا سے ٹکر ہو جانے کی وجہ سے کار کا شیشہ ٹوٹ گیا جس کے نتیجہ میں مکرم حفیظ اللہ خاں صاحب ڈویژنل انجینئر ریلوے اور مکرم مولوی حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ کی آنکھ پر شدید چوٹ آئی۔ تین چار جگہ ٹانکے لگائے گئے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم حفیظ اللہ خاں صاحب تو صحت یاب ہو گئے ہیں، لیکن مولوی صاحب موصوف کا زخم ابھی پوری طور پر مندمل نہیں ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو بھی مکمل صحت عطا فرمائے اور تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(منیجر الفضل)

ناظم صاحب اطفال

اپنا جائزہ لیں!

- کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعا کے لئے خط لکھتے رہتے ہیں؟
- کیا آپ نے مرکز سے آمدہ خطوط پر کماحقہ عمل کیا ہے؟
- کیا آپ مرکز سے باقاعدہ رابطہ رکھتے ہیں؟
- کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگزاری بروقت مرکز کو روانہ کر دی ہے؟
- کیا اس ماہ میں آپ نے اطفال کے دو اجلاس عام منعقد کروائے ہیں؟
- کیا آپ اطفال اور ان کے والدین سے براہ راست رابطہ قائم رکھتے ہیں؟

اگر ان کا جواب اثبات میں ہے تو بلاشبہ آپ بہترین ناظم اطفال ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- الارو

احباب کے ساتھ امام صاحب کے ہاں گیا۔ امام صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا اور سب سے مصافحہ کیا۔ جب انفرادی تعارف کروایا گیا تو موصوف اُٹھ کر ہر ایک کے پاس گئے اور دوبارہ مصافحہ کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے ان کے گاؤں میں جلسہ کرنے کی غرض و غایت بیان کی تو امام صاحب نے مسرت کا اظہار کیا اور برملا کہا کہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ کی جماعت میں جو بھی داخل ہوتا ہے اس میں ایک نمایاں تبدیلی آجاتی ہے۔ میں جو باتیں ان کو برسوں سے کہہ رہا ہوں میرے مقتدی ان پر کان نہیں دھرتے، مجھے یقین ہے کہ وہ آپ لوگوں کی باتوں کا زیادہ اثر لیں گے اور ان میں تبدیلی آئے گی۔ لہٰذا میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کا یہ آخری جلسہ نہ ہو بلکہ بار بار یہاں آکر وعظ کریں۔

خاکسار نے امام صاحب کا شکریہ ادا کیا ہمیں رخصت کرتے ہوئے امام صاحب نے اپنی خاص روایات کے مطابق تحفہ پیش کیا جس کو خاکسار نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

جب ہمارا وفد امام صاحب سے ملاقات کے بعد واپس آیا تو اُس وقت جلسہ گاہ کی تمام کرسیاں حاضرین سنبھال چکے تھے اور ایک خاصی تعداد کھڑی جلسہ کی کارروائی کے آغاز کی منتظر پائی۔ خاکسار نے دوستوں کو مزید کرسیاں مہیا کرنے کی درخواست کی۔ ایک احمدی دوست نے فوری طور پر مزید کرسیاں مہیا کرنے کا کرایہ عطا فرمایا اور دوسری دکان سے بھی کرسیاں مہیا کی گئیں مگر وہ بھی ناکافی ثابت ہوئیں۔ اللّٰھم زد فزد

جلسہ کی کارروائی

بالآخر شام چھ بجے "اپوکیہ" جماعت کے ایک دوست مکرم الحاج لاوال صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوئی جو عزیز نورالدین رشید کے از طلباء مشنری ٹریننگ کالج نے کی موصوف کے درست تلفظ اور خوش الحانی نے ان لوگوں کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا جو مارکیٹ میں خرید و فروخت کر رہے تھے یا سفر کی نیت سے ٹیکسی سٹینڈ پر موجود تھے۔

پہلا لیکچر

تلاوت کے بعد سب سے پہلا لیکچر مقامی زبان میں تھا جو مشنری ٹریننگ کالج کے ایک اور طالب علم عزیز عبدالغنی صاحب نے دیا۔ موصوف نے اس انداز سے اپنا مافی الضمیر ادا کیا کہ سارے مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ آپ یقین کریں کہ ٹیکسیوں کے ڈرائیور بھی ٹیکسیاں چھوڑ کر مقامِ جلسہ میں آکر تقریر سننے لگے۔ آپ نے حضرت اقدس کے بارہ میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو نہایت دلنشین پیرایہ میں بیان کیا۔ ان کی تقریر صرف پندرہ منٹ کے لئے تھی۔

دوسرا لیکچر

مکرم عبدالغنی صاحب کے لیکچر کے بعد الارو جماعت کے ایک مستعد اور شعلہ بیان مقرر مکرم الفا ایم۔ اے سلمان صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے احمدیت کے لائے ہوئے وجد آفرین انقلاب کی جھلکیاں بتائیں۔ آپ نے اسلام کے آغاز اور پھر انحطاط اور پھر عروج اور مکمل و ابدی عروج کا نہایت دلنشین انداز سے نقشہ کھینچا اور اپنوں اور غیروں سے خوب داد لی۔ دوستوں نے اسلامی نعرے لگا کر دلی خوشی کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر نصف گھنٹہ جاری رہی۔

تیسرا لیکچر

تیسرا لیکچر خاکسار کا تھا۔ خاکسار نے (حضرت اقدس ..... ناقل) کی صداقت از روئے قرآن و حدیث بیان کی اور تائید و نصرت الٰہی کے متعدد واقعات بیان کئے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ خاکسار (حضرت اقدس ..... ناقل) کا ایک ادنیٰ سا منادی بنا کر نائیجیریا میں بھجوایا گیا ہے اور میں آپ کو آنے والے موعود کے ظہور کی خوشخبری سنا رہا ہوں۔ مزید انتظار بے سود ہے اور بتایا کہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ

"اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ"

سوال و جواب

خاکسار کی تقریر پون گھنٹہ جاری رہی جس کے بعد دوستوں کو عام سوالات کی اجازت دی گئی غیر از جماعت دوستوں نے کھل کر سوالات کئے۔ خاکسار اور مکرم سلمان صاحب نے جوابات دیئے۔ یہ محفل سوال و جواب قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔

قصبہ میں بجلی نہیں ہے۔ ہمارا جنریٹر کام کر رہا تھا۔ جونہی رات کی تاریکی چھانے لگی ہمارے الیکٹریشنز نے فوراً جلسہ گاہ کے گرد ٹیوب لائٹس لگا کر جلسہ گاہ اور ماحول کو روشن کر دیا۔ دریں اثناء خاکسار دعا کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ سامعین کے قلوب اور سینوں کو بھی احمدیت کے نور سے اسی طرح روشن کر دے

بیعتیں

محفل سوال و جواب کے بعد متعدد افراد نے چاہا کہ وہ قبولِ احمدیت کا کھلے بندوں اعلان کریں۔ چنانچہ اعلان کیا گیا کہ بیعت کرنے کے خواہش مند احباب سٹیج پر تشریف لے آئیں۔ خدا تعالیٰ نے ہماری اس حقیر، ادنیٰ اور بالکل ہی معمولی مساعی کو اس قدر برکت بخشی کہ اس موقع پر خدا کے فضل سے سترہ ۱۷ افراد نے بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

تربیت نومبائعین

خاکسار اور دیگر دوستوں نے سب نومبائعین سے مصافحہ کیا اور ان کو دلی مبارکباد پیش کی اور ان کو حقیقی مسلمان بننے کی تلقین۔ مقامی احمدی دوست جو الارو میں کام کرتے ہیں، نے ان نومبائعین کو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے اپنی بیٹھک پیش کی۔ اور اپوکیہ جماعت کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ ہر روز کسی خادم کو اس گاؤں میں بھیجا کریں تاکہ نومبائعین کی تربیت ہو سکے۔

دوسرے ہفتہ کے لئے خاکسار نے اپنے ایک طالب علم مکرم عبدالغنی صاحب کو بھجوایا۔ موصوف نے نمایاں کام کیا اور ان سترہ ۱۷ نومبائعین کی تربیت اور شیرازہ بندی کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے "آگا شاشا" میں بھی احمدیت کا پودا لگا دیا۔ خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان نومبائعین کی تربیت کماحقہٗ کر سکیں۔ آمین۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم عاجز کو احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ حقیر اور ادنیٰ مساعی کو اپنے فضلِ خاص سے قبول فرماتے ہوئے بے انتہا برکت بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا

• میری بچی عزیزی نسیم اختر زوجہ محمد اقبال خان کوئٹہ میں شدید بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے خاص طور پر صحت کاملہ اور لمبی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(نذیر احمد فیض بلال اسٹیٹس ربوہ)

مہنگے کرنے جدید کے ساتھ

ڈے اینڈ نائٹ سروس

ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں۔ نیٹنگ مشین۔ واشنگ مشین نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت ہوگی

پروپرائیٹر:- میاں محمد ادریس

فون ۲۸۱۷۳

میاں الیکٹرک سروس

بالمقابل شاہ ٹیکسٹائل ملز مقبول روڈ فیصل آباد

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ چوک دلتہ زید کا

جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے

میں ۱۵، ۱۶ مئی کو حاضر ہوں گے

منیجر مشہور دواخانہ چوک دلتہ زید کا

نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

شقل اور برسیم سے ہونے والا

جانوروں کا اپھارہ

نیز سرکن۔ گل گھوٹو۔ منہ کھر۔ کٹار۔ زہرباد۔ واہ ٹک۔ تھنوں کی سوزش۔ گلٹیاں۔ ناڑ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لئے "کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ" حاصل کریں!

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷